



## سوال

(154) مدرک رکوع کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مدرک رکوع کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔ استدلال ابوہریرہ کی ان دو روایتوں سے ہے۔ من [1] فاتنہ قرآن فقہات خیرا کثیرا۔ واذا [2] جتم الی الصلوۃ ونحن سجودا سجدہ ولا قدوحا شینا ومن ادرك رکعة من الصلوۃ فقد ادرك الصلوۃ۔ سو استدلال ان دونوں روایتوں سے صحیح ہے یا نہیں۔ بیٹو توجروا

[1] جس سے قرآن کی قرأت فوت ہوگئی اس سے بہت سی بھلائی چلی گئی۔

[2] جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدہ کی حالت میں ہوں تو تم میں سجدہ میں شامل ہو جاؤ اور اس کو رکعت نہ گنوا اور جس نے جماعت کی ایک رکعت بھی پالی، اس نے جماعت کا ثواب پایا۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
الحمد للہ، والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی، اس لیے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ قال [1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحہ الكتاب متفق علیہ اور جزء القراءۃ للامام البخاری میں ابوہریرہ سے مروی ہے۔ ان [2] ادرك التوم رکوعا لم تعد بتک الرکعة۔ یعنی اگر تم قوم کو رکوع میں پاؤ تو اس رکعت کو شمار نہ کرو۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔ ہذا هو المعروف عن ابی ہریرہ موقوفاً واما المرفوع فلا اصل له۔ یعنی یہ روایت ابوہریرہ سے موقوفاً معروف ہے لیکن یہ روایت مرفوعاً بے اصل ہے اور ابوہریرہ کی دونوں روایت مذکورہ سے استدلال صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ان دونوں روایتوں میں رکعت ہونے نہ ہونے کا ذکر نہیں ہے، بلکہ مسکوت عنہ ہے، پس ان دونوں روایتوں کو ان روایات کی طرف پھیرنا چاہیے جن میں صراحت مذکور ہے۔ کہ وہ رکعت نہیں ہوتی ہے۔ علاوہ بریں حدیث من ادرك رکعة الخ میں رکعت سے رکوع مراد لینا جائز نہیں کیونکہ یہ معنی مجازی ہیں اور لفظ کا معنی مجازی مراد لینا بلا قرینہ کے جائز نہیں اور اس حدیث میں کوئی قرینہ نہیں ہے اور ساتھ اس کے یہ حدیث ضعیف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عبدالرحمن گورکھ پوری عشاء اللہ عنہ (سید محمد نذیر حسین)



[1] آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے الحمد نہیں پڑھی، اس کی نماز نہیں ہے۔

[2] اگر تو جماعت کو رکوع کی حالت میں پائے تو اس رکعت کو شمار نہ کرنا۔

## فتاویٰ نذیریہ

جلد 01